نعت

میں کیوں کہوں تمہیں مہ رو و مہ جبیں تم ہو
کوئی مثال نہ جسکی ہو وہ حسیں تم ہو
خدا نے جس کے لئے کائنات کی تخلیق
وہ کوئی اور ہو ایسا کوئی نہیں تم ہو
نہ کیوں ہو ناز تمہیں اپنے بخت پر صدیق
رسولِ پاک کے ہمدم ہو ہم نشیں تم ہو
یہ معجزہ ہے نبوت کا اور کچھ بھی نہیں
عدو بھی کہتے ہیں صادق ہو اور امیں تم ہو
تمہاری رحمتیں مجھ سے سیاہ کار پہ ہیں
میں تم سے دور ہوں لیکن مرے قریں تم ہو
نظر میں کوئی بھی جچتا نہیں تمہارے سوا
مکاں تمہارا مرا دل ہے اور مکیں تم ہو
خدا کا مقصدِ اوّل تمہاری خلقت تھی
خدائے پاک کا منشائے آخریں تم ہو
وہ جس نے کٹ کے کیا تم سے دینِ حق کو تلاش
اسے خبر ہی نہیں ہے کہ اصلِ دیں تم ہو
چمک رہے ہو جو کاشف ضیاء سے سورج کی
یہ اس لئے ہے کہ اک ذرہ زمیں تم ہو

سید کاشف گیلانی

○

نعت

میں فکر کیوں کروں ربِ جلیل محشر میں
ترا حبیب ہے میرا وکیل محشر میں
میں جان لوں گا یہی تو ہیں شافعِ محشر
وہ ہونگے سب سے حسین و جمیل محشر میں
وہ بخشوائیں گے امت خدا سے خود اپنی
وہی بنیں گے ہماری سبیل محشر میں
خدا کی ذات نے دنیا میں بھی کفالت کی
اسی کی ذات ہے میری کفیل محشر میں
بجز رضائے الٰہی کسی کی بخشش کو
نہ ہو سکے گا کوئی بھی دخیل محشر میں
خدا سے عفو و کرم ہی طلب کیا جائے
سنے گا کون کسی کی دلیل محشر میں
نہ جانے کیوں مرے دل کو یقین ہے کاشف
خدا کرے گا نہ مجھ کو ذلیل محشر میں

○